75525-داڑھی رکھنے کے متعلق شبہات

سوال

کئی ایک مسلمان علماء کرام کا فتوی ہے کہ مکمل داڑھی رکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے، اور اس میں حکمت یہ ہے کہ کفار سے مشابہت نہ ہو جیسا کہ کئی ایک احادیث میں اس کے متعلق آیا ہے، لیکن سب لوگ ٹی وی سکرین پر مشاہدہ کرتے ہیں کہ اکثر یہودی داڑھی مکمل رکھتے ہیں تو کیا یہ حکمت ساقط ہو کر داڑھی رکھنا صرف سنت نہیں رہ جاتی ؟

اور اسی طرح داڑھی رکھنے میں مطلقا کفار کی مخالفت کی حکم کا سبب فتوحات اسلامیہ کے دور میں کفار اور مسلمانوں کا آپس میں اختلاط تو نہیں، اس لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ہماری ان سے تمیز ہو سکے، اور الحمد للہ اب ہماری سرزمین عرب پر اسلام کی حکمرانی ہے تو یہ چیز ساقط نہیں ہو جاتی.... تو کیا اس وجہ سے یہ حکم سنت میں تبدیل نہیں ہو جاتا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

داڑھی منڈوانے کی حرمت کے تفصیلی دلائل سوال نمبر (1189) کے جواب میں بیان ہو چکے ہیں، آپ ان کا مطالعہ کریں.

دوم :

اور رہا یہ قول کہ : "پوری داڑھی رکھنے کی علت مشرکوں کی مخالفت ہے، اور اب یہ علت ختم ہو چکی ہے" تو اس بنا پر اب مکمل داڑھی رکھنا واجب نہیں رہی، اس کا جواب درج ذیل ہے :

1- یہ کہنا کہ : "اب علت ختم ہو چکی ہے" یہ واقع کے مخالف ہے کیونکہ کہا جائیگا : مشرکین میں اکثر کیا ہے : آیا داڑھی منڈوانے والے زیادہ ہیں یا کہ پوری داڑھی رکھنے والے ؟

تو بلا شک و شبہ ان کی اکثریت داڑھی منڈوانے والی ہے.

2- اور یہ بھی ہے کہ : مشرکوں کی مخالفت ہی اس کی واحد علت نہیں، حتی کہ علت زائل ہونے کی بنا پر اس کا حکم بھی زائل ہو جائے، بلکہ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک علتیں ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں :

داڑھی منڈانے میں عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے.

اور داڑھی منڈانا اللہ تعالی کی خلقت میں تغیر ہے.

اور مکمل داڑھی بڑھانا سنن فطرت میں شامل ہوتا ہے.

اور داڑھی پوری رکھنا سب رسولوں کی سنت ہے.

تو اگر فرض کر لیا جائے کہ اس کی علت مشرکین کی مخالفت ہے اور یہ علت زائل ہو چکی ہے، تو پھر بھی داڑھی رکھنے کا حکم باقی رہتا ہے کیونکہ دوسری علتیں موجود ہیں.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

بعض لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنے کی علت مجوسیوں اور یہودیوں کی مخالفت ہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے، اور اب یہ علت نہیں رہی، کیونکہ وہ بھی اب اپنی داڑھیاں بڑھانے لگے ہیں، اس قول کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

"اس کے متعلق ہمارا جواب کئی ایک وجوہات پر مشتمل ہے :

پہلی وجہ :

صرف مخالفت کی بنا پر ہی داڑھی بڑھانے کا حکم نہیں دیا گیا، بلکہ یہ فطرت میں شامل ہوتا ہے، جیسا کہ یہ صحیح مسلم کی حدیث سے ثابت ہے، تو پوری داڑھی رکھنی اس فطرت میں شامل ہوتی ہے جس پر اللہ تعالی نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اور یہ مستحسن ہے، اس کے علاوہ باقی قبیح ہے.

دوسری وجہ :

اس وقت سارے یہودی اور مجوسی اپنی داڑھیاں نہیں رکھتے، اور نہ ہی ان میں سے ایک چوتھائی حصہ داڑھی رکھنے والے ہیں، بلکہ ان کی اکثریت داڑھی منڈانے والی ہے، جیسا کہ فی الواقع اور مشاہدہ میں بھی آیا ہے.

تیسری وجہ :

جب کسی زائل شدہ معنی کی بنا پر کوئی شرعی حکم ثابت ہو، اور یہ حکم فطرت یا اسلامی شعار کے موافق ہو تو یہ حکم باقی رہے گا چاہے اس کا سبب زائل ہو چکا ہو.

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ طواف میں رمل (پہلوانوں کی طرح چلنا) کا سبب یہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ مشرکین کے آگے اپنی قوت اور طاقت ظاہر کرنا چاہتے تھے، کیونکہ مشرک یہ کہنے لگے تھے کہ تمہارے پاس ایسی قوم آرہی ہے جسے یثرب (مدینہ) کے بخار نے کمزور کر کے رکھ دیا ہے، لیکن اس علت کے زائل ہو جانے کے باوجود اس کا حکم باقی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر رمل کیا تھا.

تو حاصل اور نتیجہ یہ ہوا کہ :

مومن شخص پر واجب اور ضروری ہے کہ جب اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی معاملہ کا فیصلہ کر دیں تو اسے اپنی زبان سے سمعنا اور اطعنا کہ ہم نے سنا اور اس کی اطاعت کرتے ہوئے اسے تسلیم کر لیا ہی کہنا چاہیے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{نہیں سوائے اس بات کہ مومنوں کو جب اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے کہ وہ ان میں فیصلہ کریں تو انہیں یہی کہنا چاہیے کہ ہم نے سن لیا اور اطاعت کی، اور یہی لوگ کامیاب ہیں}.النور(51).

اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہوں نے سمعنا و عصینا یعنی ہم نے سن تو لیا لیکن ہم اطاعت نہیں کرینگے کہا، یا پھر وہ واہی قسم کی علتیں اور عذر تلاش کرتے پھریں جن کی کوئی اصل اور دلیل نہیں، یہ تو اس شخص کی حالت ہے جس نے دل سے اسلام کو قبول نہیں کیا، اور نہ ہی اس نے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سامنے اپنا سر خم تسلیم کیا.

اللہ جلا و علا کا فرمان ہے :

.{اور جب اللہ تعالی اور اس کا رسول کسی امر کا فیصلہ کردیں تو کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لیے اپنے معاملہ میں ان کو کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا تو وہ واضح اور کھلی گمراہی میں جا پڑا}.الاحزاب(36).

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور تیرے رب کی قسم وہ اس وقت تک مومن ہی نہیں ہوسکتے جب تک وہ اپنے اختلافات اور جھگڑوں میں آپ کا حکم تسلیم نہ کرلیں اور پھر وہ آپ کے فیصلہ کے متعلق اپنے دلوں میں کوئی حرج محسوس نہ کریں، اور اسے دل سے تسلم کرلیں}.النساء(65).

اور میں یہ نہیں جانتا کہ کیا اس طرح کی کلام کرنے والا شخص روز قیامت اپنے رب کا سامنا کرسکے گا، تو ہم پر ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حالت میں اطاعت و فرمانبرداری کریں، اور ان کے حکم پر عمل کریں" انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (11/129-130).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

" پوری داڑھی رکھنا سب رسولوں کی سنت ہے، اللہ سبحانہ و تعالی نے ہارون علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی موسی علیہ السلام کو کہا تھا :

.{اے میرے ماں جائے بھائی میری داڑھی نہ پکڑو، اور نہ ہی میرا سر مجھے خدشہ تھا کہ تم یہ کہو گے کہ تو نے میرے اور بنی اسرائیل کے مابین تفریق ڈال دی، اور میری بات کا انتظار بھی نہ کیا}.طہ(94).

اور ان میں سب سے افضل اور خاتم الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی داڑھی پوری رکھی ہوئی تھی، اور اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم، اور آئمۃ اسلام، اور عام مسلمانوں کے سلف اور خلف علماء رحمہم اللہ نے بھی داڑھی پوری رکھی.

تو یہ انبیاء و رسل اور ان کے متبعین کا طریقہ ہے، اور یہ وہ فطرتی چیز ہے جس پر اللہ تعالی نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے، جیسا کہ اس کا ثبوت صحیح مسلم کی حدیث میں ملتا ہے، اور اسی لیے داڑھی منڈانے کی حرمت کا قول ہی راجح ہے، جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی پوری رکھنے، اور بڑھانے کا حکم دیا ہے.

اور رہا یہ مسئلہ کہ داڑھی رکھنے میں حکمت یہودیوں کی مخالفت ہے، اور اب یہ حکمت ختم ہوچکی ہے، تو یہ غیر مسلمہ بات ہے؛ کیونکہ اس میں علت صرف یہودیوں کی مخالفت ہی نہیں.

بلکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں فرمان نبوی ہے :

"مشرکوں کی مخالفت کرو"

اور صحیح مسلم میں بھی فرمان نبوی ہے :

"مجوسیوں کی مخالفت کرو"

پھر صرف ان کی مخالفت کرنا ہی اکیلی علت نہیں؛ بلکہ اس میں کئی ایک اور بھی علتیں ہیں، مثلا : رسولوں اور انبیاء کے داڑھی رکھنے عمل کی موافقت کرنا.

اور فطرت کے تقاضا کا التزام کرنا.

اور اللہ تعالی کے حکم کے بغیر خلقت میں تغیر وتبدل کرنا.

تو مشرکین اور یہود و مجوس کی مخالفت کے ساتھ ساتھ یہ ساری علتیں داڑھی پوری رکھنے اور بڑھانے کے وجوب کا تقاضا کرتی ہیں.

پھر اس علت کے زائل ہونے کا دعوی بھی غیر مسلم ہے اسے تسلیم نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اللہ تعالی کے دشمن یہودیوں وغیرہ کی اکثریت اپنی داڑھیاں منڈواتی ہے، جیسا کہ مختلف قوموں اور امتوں کے حالات اور ان کے اعمال سے باخبر لوگوں کو اس کا علم ہے.

پھر اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ آج ان لوگوں کی اکثریت اپنی داڑھیاں بڑھانے لگی ہے، تو داڑھی رکھنے کی مشروعیت کو زائل نہیں کر سکتی؛ کیونکہ جو چیز اہل اسلام کے لیے شریعت اسلامیہ نے مشروع کی ہے اس میں اعداء اسلام کی مشابہت سے شریعت اسے سلب نہیں کرتی، بلکہ اس کام کا زیادہ التزام کرنا ضروری ہے، کیونکہ اس میں غیر مسلموں نے ہمارے ساتھ مشابہت کی ہے، اور وہ ہمارے تابع بن گئے ہیں، اور انہوں نے اس کام کے اچھا ہونے کی تائید کی ہے، اور وہ فطرتی تقاضے کی طرف واپس پلٹ آئے ہیں" انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (16/46-47).

واللہ اعلم.